بسم اللہ الرحمن الرحیم

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَاتَمِ الأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْن، أَمَّا بَعْدُ:

10: اہل سنت والجماعت کے شرعی نام—حصہ اول

کن سلفیاً علی الجادۃ لفضیلۃ الشیخ العلامہ عبدالسلام بن سالم السحیمی حفظہ اللہ کے اس پیارے رسالے کی شرح کا درس جاری ہے اور آج کی نشست میں ایک نئے باب سے درس کا آغاز کرتے ہیں، شیخ صاحب فرماتے ہیں:

"المسميات الشرعية لأهل السنة والجماعة" (شرعی نام اہل سنت والجماعت کے کیا ہیں)۔یعنی آج کی نشست میں ہم یہ دیکھنا چاہتے ہیں اور ہم یہ جانیں گے ان شاءاللہ سب مل کر کہ اُہل سنت والجماعت یہ نام ہے ایک جماعت کا ایک گروہ کا کیا یہی ایک نام ہے یا اس کے علاوہ کوئی اور نام بھی ہیں، شرعاً اس جماعت کے کوئی اور نام ہیں یا نہیں ہیں اگر ہیں تو وہ کیا ہیں اور ان کے دلائل کیا ہیں یہ بہت ضروری ہے۔یہ نہیں کہ کوئی شخص اپنی مرضی سے اپنے تئیں کوئی بھی نام لے لے اور پھر اس کو لازم کردے پوری امت پر، ایسے نہیں ہوتا۔

تو آج کی نشست میں ان شاءاللہ دیکھتے ہیں کہ کون سے مسمیات الشرعیۃ (شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ المسمیات الشرعیۃ) ہیں یہ شخصیۃ نہیں ہیں اپنی طرف سے نہیں ہیں کسی کے، جب شرعی کہا تو دلیل کی بھی روشنی میں بھی ہوگا ان شاءاللہ۔

شیخ صاحب (حفظہ اللہ) فرماتے ہیں: "أهل الشيء" (کسی چیز کا اہل)۔ کا کیا معنی ہے جب ہم نے کہ اُہل السنۃ والجماعۃ ؟تو لفظ پہلے اُہل ہے تو جانیں کہ اُہل ہوتا کیا ہے پھر جانیں گے السنۃ والجماعۃ کیا ہے۔تو "أهل الشيء" شیخ صاحب فرماتے ہیں "هم أخص الناس به" (یعنی کسی شخص کے لیے سب سے زیادہ خاصیت رکھنی والی چیز کو اُہل الشئ کہا جاتا ہے) "يقال في اللغة" (لغت میں یا لفظی اعتبار سے کہا جاتا ہے) "أهل الرجل" (کسی شخص کے اہل یا اہل خانہ) "أخص الناس

به"(سب سے زیادہ خاصیت رکھنے والے لوگ اس شخص کے نزدیک)۔اسے کیا کہتے ہیں؟ أہل الرجل۔میرے اہل کون ہیں؟ میرے وہ رشتے دار یا میرے اہل خانہ وہ ہیں جو میرے سب سے زیادہ قریبی رشتے دار ہیں جو میرے لیے مخصوص ہیں۔"وأهل البيت"(اور اہل بیت (کون ہوتے ہیں))"سكانه"(گھر والے)۔

اگر گھر والے اہل بیت نہیں ہیں پھر اہل بیت ہوتا کون ہے؟ یعنی اس گھر کی خصوصیت جن لوگوں کے لیے ہے یہ گھر خاص جن لوگوں کے لیے ہے اسے کہتے ہیں أہل البیت۔اور عجب بات یہ ہے کہ روافض کے نزدیک أہل بیت میں سے اُمہات المؤمنین (رضی اللہ عنھن) نہیں ہیں۔یعنی لغت کے اعتبار سے بھی انہوں نے ٹھوکر کھائی ہے اور شریعت کے اعتبار سے بھی ٹھوکر کھائی ہے ٹھوکریں ہی ٹھوکریں ہیں! کیوں ٹھوکریں کھا رہے ہیں؟ کیونکہ انہوں نے راہ راست کو چھوڑا ہے اور اپنی خواہشات نفس پر قائم ہیں، رافضیوں کا پورے کا پورا دین خواہشات نفس پر قائم ہے یاد رکھیں۔واللہ! نہ تو قرآن اس کی تائید کرتا ہے نہ حدیث اس کی تائید کرتی ہے، نہ صحابہ اور سلف کے اقوال تائید کرتے ہیں بلکہ سیدنا علی، سیدنا حسین والحسن (رضی اللہ عنہم) ان کے جو امام ہیں سارے کے سارے اُن سے بَری ہیں۔یہ ایک من گھڑت ایک نیا دین وجود میں آیا ہے جو اپنی خواہشات نفس کی بنیاد پر قائم ہے۔

الغرض لغت کے اعتبار سے کہہ رہے ہیں"أهل الشيء"أہل البیت وہ ہیں جو گھر والے ہیں۔اگر بیوی گھر والی نہیں ہے تو پھر کون گھر والا ہوتا ہے بیوی کے علاوہ باقی کون رہتا ہے؟! یعنی بچے بھی مانتے ہیں سیدہ فاطمہ بیٹی ہیں (رضی اللہ عنہا) وہ اہل بیت میں سے ہیں۔اچھا اُن کی والدہ؟ وہ اہل بیت میں سے نہیں ہیں (سبحان اللہ)۔

"وأهل الإسلام"(اہل اسلام کون ہیں)"من يدين به"(اہل اسلام وہ ہیں جن کے لیے دین اسلام خاص ہے اور وہ دین اسلام کو اپنا دین سمجھتے ہیں)"وأهل المذهب من يدين به"(کسی مذہب والے وہ ہیں جو اس مذہب کو اپنی زندگی میں خاص سمجھتے ہیں اس کا اہتمام کرتے ہیں)۔

سوال: مذہب کی جب بات آئی تو یہ دین ہے؟

جواب: دین سے مراد یہ ہے اب بعض لوگ کہتے ہیں تمہارا مذہب کیا ہے؟ آپ کہتے ہیں اسلام ہے۔تو ہمارا دین کیا ہے؟ دین اسلام ہے۔تو مذہب اس راستے کو کہتے ہیں جس پر آپ اپنا دین قائم کرتے ہیں، اس سے یہ نہیں صرف مراد جو

مذاہب أربعہ جو مشہور ہیں (حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی) یہ نہیں، اور بعض لوگ یہ ہے کہ کسی مذہب کو کسی راستے، کسی منہج کو اپناتے ہیں اس کو اپنا دین سمجھ بیٹھتے ہیں۔

تو کوئی بھی مذہب ہو دین اسلام ہو کوئی دین سمجھے اسے مذہب سمجھے کچھ بھی سمجھے جو آپ کے لیے خاص ہے وہ آپ کے لیے مذہب بن جاتا ہے، أہل المذہب، أہل الإسلام یا أہل البیت وہ یہ مثال دے رہے ہیں۔

"فمعنى أهل السنة" (آیئے دیکھتے ہیں کہ أہل سنت کا کیا معنی ہے)۔ أہل کا معنی جان چکے ہیں نا تو أہل سنت کیا ہے؟ جن کے لیے سنت خاص ہے یعنی سنت کا خاص اہتمام کرنے والے لوگ أہل السنۃ ہیں، شیخ صاحب (حفظہ اللہ) فرماتے ہیں:

"أهل السنة أخص الناس بها" (جو سب سے زیادہ خصوصیت سنت کے اعتبار سے کرتے ہیں)۔ جن کی زندگی میں سنت بہت زیادہ قیمتی چیز ہے اور اسی پر قائم رہتے ہیں اسی کے لیے وہ الولاء والبراء قائم کرتے ہیں اسی کے لیے جد جہد کرتے رہتے ہیں اسی کا اہتمام کرتے ہیں ان کو کہتے ہیں أہل سنت۔ "وأكثرهم تمسكا بها"۔ سب سے پہلے "أخص الناس بها" خصوصیت ہے جان لیا لیکن نام کی خصوصیت ہے یا کام کی خصوصیت ہے؟ بعض لوگ کہتے ہیں ہم سنّی ہیں اہل سنت والجماعت سے ہمارا گہرا تعلق ہے لیکن بدعت کا ارتکاب بھی کرتے ہیں اہل بدعت سے دوستی بھی ہے، ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا بھی ہے۔ تم کیسے اہل سنت میں سے ہو؟! اس لیے شیخ صاحب فرماتے ہیں "أخص الناس بها"۔ اور اس خصوصیت کا ثبوت بھی ہوتا ہے کیا ثبوت ہے؟ "وأكثرهم تمسكا بها" (یہ لازمی ہے کہ سب سے زیادہ اسے تھامنے والے (اسے کہتے ہیں أہل سنت)) "واتباعا لها" (سب سے زیادہ اتباع کرنے والے)۔

ترتیب دیکھی ہے کہ خصوصیت ہے اہتمام ہے زندگی میں، پھر مضبوطی سے تھامنا بھی ہے، اور پھر تھامنے کے ساتھ عملاً اتباع بھی ہے یہ نہیں کہ صرف ہاتھ سے تھاما ہوا ہے، زبان سے کہتے ہیں ہاتھ سے تھام کر پکڑ کر بیٹھے ہیں عمل نہیں کرتے، نہیں! اتباع لازمی ہے۔

کہاں پر ظاہر ہو گی اتباع کیا ثبوت ہو گا؟ "قولاً وعملاً واعتقاداً" (زبان پر سنت ہو گی، عمل میں سنت ہو گی اور عقیدتاً بھی سنت پر قائم ہوں گے) "وهذا اللفظ" (شیخ صاحب فرماتے ہیں اور یہ جو لفظ ہے) "أصبح مصطلحا يطلق ويراد به أحد

معنيين ’’(یہ لفظ جو ہے اب ایک ایسا مصطلح بن چکا ہے (ایسی ٹرمنولوجی (terminology) بن چکا ہے) جس کا اطلاق ہوتا ہے اور دو میں سے ایک معنی مراد ہوتا ہے)۔

أہل السنۃ اب ایسا لفظ ہو چکا ہے آج کل کے زمانے میں جب اس کا اطلاق کیا جاتا ہے تو دونوں میں سے ایک معنی لازم ہوتا ہے (یعنی اس کے اب دو معنی ہیں)۔ أہل سنت کے کتنے معنی ہیں؟ دو ہیں:

‘‘المعنى الأول’’ (پہلا معنی) ‘‘معنى عام’’ (عام معنی)۔ عام معنی سے کیا مراد ہے؟ ‘‘ويدخل فيه جميع من ينتسب للإسلام عدا الرافضة’’ (عام معنی ہے اس میں سارے کے سارے مسلمان داخل ہیں شامل ہیں سوائے رافضیوں کے)۔

جب ہم کہتے ہیں کہ میں سنّی ہوں یعنی، رافضی نہیں ہوں شیعہ نہیں ہوں میں۔ فلان سنّی ہے یعنی شیعہ نہیں ہے، اہل سنت میں سے ہے یعنی اہل الشیعہ اہل الرفض میں سے نہیں ہے۔ تو عام معنی جو ہے وہ ضد الشیعہ ہے (جو شیعت کی ضد ہے) اسے کہتے ہیں أہل السنۃ ایک تو یہ معنی ہے اور یہ عام ہے اس میں جو شیعہ نہیں ہیں سارے شامل ہیں، جب سارے کہا تو اہل بدعت بھی شامل ہیں۔ سمجھیں ذرا کہ جب سارے کہا روافض کے علاوہ اہل اسلام میں سے ہر کلمہ گو مسلمان سوائے رافضیوں کے کیا کہتے ہیں اسے؟ أہل السنۃ یہ عام مفہوم ہے۔

‘‘والمعنى الثاني’’ (دوسرا معنی) ‘‘معنى أخص’’ (جو خاص معنی ہے) ‘‘وأضيق من المعنى العام’’ (اور عام معنی سے زیادہ تنگ ہے)۔ وہ وسیع ہے نا بڑی چھتری ہے اس کے نیچے بہت سارے لوگ ہیں، خاص معنی بالکل تنگ ہے یعنی اس میں ایک ہی گروہ ہے باقی نہیں ہیں۔ ‘‘ويراد به’’ (اور اس سے مراد) ‘‘أهل السنة المحضة’’ (جو محضہ اہل سنت ہیں) ‘‘الخالصة من البدع’’ (جو بدعت سے خالص ہے (جو بدعت سے پاک ہے ہر بدعت سے پاک ہے))۔ ‘‘البدع’’ الف، لام جنس کی یعنی ساری کی ساری بدعات سے پاک ہے اور خالص ہے۔

‘‘ويخرج به سائر أهل الأهواء’’ (اور اس سے جب ہم یہ کہتے ہیں کہ اس معنی سے جو اہل سنت ہے خاص معنی سے اب اس اہل سنت میں سے سارے کے سارے اہل بدعت خارج ہو جاتے ہیں جو اہل الاہواء ہیں) ‘‘كالخوارج’’ (جیسا کہ خوارج) ‘‘والجهمية، والمرجئة، والشيعة، وغيرهم من أهل البدع’’۔ یعنی اہل بدعت کی ضد میں جو باقی مسلمان بچتے ہیں انہیں کہتے ہیں أہل السنۃ اور یہ خاص معنی ہے اہل سنت کا۔ واضح ہے أہل السنۃ؟

أہل السنۃ کا معنی کیا ہے، أہل کا کیا معنی ہے سنت کا کیا معنی ہے،اہل سنت کسے کہتے ہیں، لفظی اعتبار سے،اصطلاحی اعتبار سے بھی شیخ صاحب نے بیان کر دیا ہے کہ دو معنی ہیں ایک معنی ہے جو شیعوں کی ضد ہے وہ اہل سنت ہیں جن میں اہل بدعت بھی شامل ہیں خوارج، معتزلہ، صوفی، دیوبندی، بریلوی، سب اس میں شامل ہیں اور جو خاص معنی ہے یہ معنی ہے صرف اہل سنت والجماعت کا یعنی اس سے مراد صرف اور صرف خالصتاً یہ جماعت اس کے علاوہ سارے کی سارے بدعتی ان سے خارج ہو گئے ہیں۔

ضد الشیعہ بھی أہل السنۃ ہیں اور ضد اہل البدعۃ بھی أہل السنۃ ہیں اور یہ معنی جو خاص ہے یہی مراد ہے جب کہا جاتا ہے أہل السنۃ(نوٹ کر لیں یہی معنی مراد ہوتا ہے)۔جب میں کہتا ہوں کہ میں اہل سنت میں سے ہوں میں سنّی ہوں تو پہلا معنی نہیں ہے دوسرا معنی مراد ہے جو خاص ہے۔

"يقول شيخ الإسلام"(اب شیخ الاسلام بڑی پیاری بات فرماتے ہیں(ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ))۔دنیا میں بعض ایسے لوگ بھی آئے ہیں(سبحان اللہ) کتنی صدیاں گزر گئی ہیں جب کہا جاتا ہے شیخ اِلاسلام تو ایک ہی ہیں پھر ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ۔شیخ صاحب(حفظہ اللہ) نے بیان کیا ہے کہ کون ہیں؟ نہیں بیان کیا نا تو جب مطلقاً کہا جاتا ہے تو ابن تیمیہ ہی ہوتا ہے اور اگر قید لگائی ہو تو پھر کہا جاتا ہے شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب رحمۃ اللہ علیہ یا اس کے ساتھ بیان کر دیا جاتا ہے اور یہ شرف اور اعزاز بہت کم لوگوں کو حاصل ہوتا ہے(سبحان اللہ)۔

"يقول شيخ الإسلام"(یعنی ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ)"فلفظ أهل السنة يراد به"(اہل سنت سے مراد کیا ہے)"من أثبت خلافة الثلاثة"(وہ لوگ جو تین خلفائے راشدین کی خلافت کو ثابت کرتے ہیں)"فيدخل في ذلك جميع الطوائف إلا الرافضة"(سارے کے سارے اس میں طوائف شامل ہیں(سارے کے سارے گروہ،طوائف یعنی گروہ سارے شامل ہیں)سوائے رافضیوں کے)"وقد يراد به"(اور اس سے دوسرا معنی مراد بھی ہو سکتا ہے)"أهل الحد يث والسنة المحضة فلايدخل فيه إلا من يثبت الصفات الله تعالى"اور اس سے مراد اہل حدیث بھی ہیں۔

تو دوسرا معنی جو اہل سنت ہے کون ہیں وہ؟ اہل حدیث بھی ہیں۔ تو پہلے اہل حدیث نہیں ہے پہلے اہل سنت ہیں بس جو رافضیوں کی ضد میں ہیں وہ اہل سنت تو ہیں معنی عام میں سے لیکن معنی خاص میں سے وہ اہل حدیث نہیں ہیں اہل الاُثر نہیں ہیں جیسے کہ آگے تفصیل آئے گی۔

"وقد يراد به"(دوسری مراد اس سے یہ بھی ہے)"أهل الحد يث والسنة المحضة فلايدخل فيه إلا من يثبت"(ان میں صرف وہی لوگ داخل ہیں اب اس معنی خاص میں)"من يثبت الصفات الله تعالیٰ"(جو اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات کو ثابت کرتا ہے)"ويقول"(اور کہتا ہے)"إن القرآن غير مخلوق"(قرآن مخلوق نہیں ہے)"وأن الله يرى في الآخرة" (اور اللہ تعالیٰ کا دیدار ہو گا قیامت کے دن (یعنی مومن دیدار کریں گے اللہ تعالیٰ کا قیامت کے دن))"ويثبت القدر"(اور قدر کا اقرار بھی کرتا ہے ثابت بھی کرتا ہے (یعنی تقدیر پر بھی اس کا ایمان ہے))"وغير ذلك"(اور اس کے علاوہ) "من الأمور المعروفة عند أهل الحديث والسنة"(اور اس کے علاوہ ہر وہ مسئلے یا امور جن کا تعلق عقیدے کے اصول سے ہے جو معروف ہیں اہل الحدیث اور سنت کے نزدیک)۔

معروف کیوں کہا؟ اس لیے کہ اُصول الِاعتقاد جو نہیں جانتا وہ اہل حدیث میں سے اہل سنت میں سے نہیں ہے ۔معروف ہے جیسا کہ کوئی شخص یہ جانتا ہے شراب حرام ہے تو اہل سنت والجماعت کا ہر فرد جانتا ہے کہ اُصول الِاعتقاد کیا ہے (سبحان اللہ) اتنا معروف اور مشہور ہے، اُن کے عوام بھی عجب بات دیکھیں آپ! اور عوام سے میری مراد میرے بھائی یاد رکھیں سنّی اہل سنت والجماعت ہیں بریلوی سنّی نہیں جیسے وہ اپنے آپ کو سنّی کہتے ہیں تو پھر وہ اُدھر ہی جا کر سوچتے ہیں وہ جھوٹے سنّی ہیں۔ سنّی، اہل سنت والجماعت میں کوئی شخص جاہل ہو ہی نہیں سکتا یہ میری بات یاد رکھیں۔

اگر آپ کہتے ہیں کہ میں اہل سنت والجماعت کا ایک فرد ہوں تو پھر تھوڑی سی محنت کی ضرورت ہے جو عقائد کے اصول ہیں جو دین کی بنیاد ہیں وہ تو ہمیں آنے چاہیئں کہ نہیں آنے چاہیئں؟ جتنی کمزوری ہمارے علم میں ہو گی اتنی ہی کمزوری ہمارے منہج میں ہو گی، اتنی ہی کمزوری ہمارے اس ٹائٹل میں ہو گی اہل سنت والجماعت کے، یاد رکھیں۔

''إذا'' شیخ صاحب (حفظہ اللہ) فرماتے ہیں ''إذا فأهل السنة'' (اَہل سنت کون ہیں اب اَہل سنت کی تعریف سن لیں (شرعی تعریف)) ''هم أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم'' ((اَہل سنت کون ہیں) اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام)۔ صحابہ کیوں ہیں؟ ''لأنهم تلقوا عنه مباشرة أصول الإعتقاد'' (کیونکہ انہوں نے براہ راست اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عقیدے کے اصول کا علم حاصل کیا)۔

''تلقوا'' یعنی براہ راست علم حاصل کرنا۔ تلقاء وہ ہوتا ہے جو کان سے سنا جاتا ہے براہ راست۔ علم کی بات کیوں نہیں کی؟ کیونکہ علم میں لکھنا پڑھنا بھی ہوتا ہے اور اکثر صحابہ جو ہیں وہ اُمی تھے تو ان کا ایک ہی سورس (source) تھا ایک ہی ذریعہ تھا علم حاصل کرنے کا کیا تھا؟ تلقی۔ اور دین اسلام کی خوبصورتی اور اس کے علم کی بنیاد تلقی سے ہی ہے ''التلقی''۔
بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم اَن پڑھ ہیں۔ اَن پڑھ سے مراد کا معنی کہ اگر وہ پڑھنا لکھنا نہیں جانتا تو ایسا شخص بھی اُمت کا امام بن سکتا ہے علماء کا سب سے بڑا عالم بن سکتا ہے۔ ثبوت کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُمی تھے نہ پڑھنا جانتے تھے نہ لکھنا جانتے تھے۔ وحی نازل ہوتی تھی یاد کر لیتے تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں فصاحت اور بلاغت کا انتہا درجہ عطا فرمایا ایک مرتبہ بات کو بیان فرماتے سامنے والا فوراً سمجھ لیتا۔ پھر براہ راست صحابہ کرام نے علم حاصل کیا اور صحابہ کرام میں سے سارے پڑھے لکھے نہیں تھے۔

یہ بات اس لیے میں کہہ رہا ہوں کہ بعض لوگ کہتے ہیں ہم اَن پڑھ ہیں ہم کچھ لکھ نہیں سکتے یا پڑھ نہیں سکتے تو ہم کیسے طالب علم بن سکتے ہیں؟!

میرے بھائی آپ عالم بن سکتے ہیں طالب علم تو دور کی بات ہے لیکن آپ کے اندر ایک جذبہ ہونا چاہیے محنت کا اور علم حاصل کرنے کے لیے آپ کو گھر سے نکلنا پڑے گا، آپ کو بھوک برداشت کرنی پڑے گی پیاس برداشت کرنی پڑے گی ، وقت لگانا پڑے گا تکلیفیں برداشت کرنی پڑیں گی، آپ کو اپنے گھر میں بیٹھنے سے آرام سے تسلی سے ائیر کنڈیشن کمرے میں علم پہنچے گا نہیں۔ جیسا کہ پیاسا کنویں کی طرف جاتا ہے علم حاصل کرنے کے لیے ہمیں گھر سے نکلنا پڑے گا علم حاصل کرنا پڑے گا تو اس کا طریقہ ہوتا ہے، یہ کوئی عذر نہیں کہ میں ان پڑھ ہوں۔

صحابہ کرام کی اکثریت اَن پڑھ تھی لیکن امت کے امام بنے کہ نہیں؟ اللہ کی قسم اگر دنیا میں کوئی امام موجود ہے تو صحابہ کرام ان سب کے سردار ہیں ہمارا یہ ایمان ہے صحابہ کرام کے تعلق سے، اگر وہ اَن پڑھ ہو کر بھی دین میں اتنا بڑا مقام حاصل کر سکتے ہیں تو ہم پڑھے لکھے کیوں نہیں کر سکتے بھائی؟! اتنا مقام تو حاصل نہیں کر سکتے چھوٹا طالب علم تو بن سکتے ہیں بھئی۔ کم سے کم اپنی زندگی روشن تو کر سکتے ہیں علم سے کہ نہیں کر سکتے اصول اعتقاد تو ہم سمجھ سکتے ہیں کہ نہیں سمجھ سکتے؟

تو شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ اٗہل السنۃ کون ہیں؟ "هم أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم" (صحابہ کرام ہیں)۔ کیوں؟ یہ بڑا شرف اُن کو کیوں ملا صرف نام کا ہے یا کوئی کام ہے؟ کام کیسا ہے؟ "لأنهم" (کیونکہ بے شک انہوں نے) "تلقوا عنه مباشرة" (براہ راست آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تلقی کا علم لیا)۔ کیا لیا؟ "أصول الإعتقاد" (عقیدے کے اصول سب سے پہلے) "كما تلقوا أمور العبادة" (جیسا کہ عبادت کے اُمور انہوں نے براہ راست آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لیے اسی طریقے سے عقیدے کے اصول بھی سب سے پہلے لیے)۔

یعنی جیسا کہ طہارت کے مسائل آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سمجھائے ان کو کہ طہارت کیسے کرنی ہے، وضو کیسے کرنا ہے، تیمم کیسے کرنا ہے، غسل کیسے کرنا ہے، نماز کیسے پڑھنی ہے، زکوۃ کیسے اور کب اور کس کو دینی ہے، حج کیسے کرنا ہے، روزہ کیسے رکھنا ہے، کون سی مفطرات الصیام ہیں جو روزے کو توڑ دیتی ہیں، یہ عبادات ہیں ساری کی ساری، تو شیخ صاحب (حفظہ اللہ) فرماتے ہیں کہ اصول اعتقاد بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے براہ راست سیکھا ہے صحابہ کرام نے جیسا کہ اُمور عبادت سیکھتے تھے۔ یعنی کوئی صحابی ایسا نہیں تھا جو وضو تو بہترین طریقے سے کرتا تھا نماز بہترین طریقے سے پڑھتا تھا لیکن عقیدے کے اصول نہیں آتے تھے یہ ممکن نہیں ہے، کیونکہ بنیاد عقیدے کے اصول ہیں۔

اور یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام کو تیمم کے مسئلے میں اشکال ہوا جیسا کہ سیدنا عمار بن یاسر (رضی اللہ عنہ) کی روایت ہے صحیح بخاری میں کہ ایک مرتبہ جنابت کی حالت ان کی آنکھ کھلی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سامنے آئے تو مصافحہ نہیں کیا جنابت کی حالت ہے تو جا کر زمین پر لیٹ گئے بالکل اور الٹے سیدھے ہوتے رہے پورے جسم پر مٹی لگالی پھر

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جاکر مصافحہ کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کیا ہے عمار؟ کہتے ہیں کہ میری حالت جنابت کی تھی تو مجھے اچھا نہیں لگا کہ میں اس حالت میں آپ سے مصافحہ کروں۔

(اب اُن کا اجتہاد دیکھیں) تو سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما جب اس طریقے سے زمین پر لیٹنے کے بعد گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے سوال کیا کہ یہ کیا کیا تم نے؟ کہتے ہیں اے اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں جنابت کی حالت میں تھا مجھے اچھا نہیں لگا کہ میں آپ سے مصافحہ کروں تو پھر میں سوچا کہ تیمم جو حدث اصغر سے ہوتا ہے (تیمم مٹی سے ہوتا ہے کہ ہاتھ ایک دفعہ زمین پر مارنا ہے پھر چہرے پر پھر ہاتھوں پر مارنا ہے) تو حدث اکبر کے لیے میں نے سوچا کہ اس طریقے سے طہارت ہوگی تیمم ہوگا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر فرمایا کہ تیمم کیسے کیا جاتا ہے (سبحان اللہ)۔

الغرض، تو تیمم کا مسئلہ یا کوئی بھی مسئلہ اگر مشکل پیش آجاتی تو صحابہ کرام سوال کرتے یا پوچھ لیتے یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تصحیح کردیتے مجھے عقیدے کا ایک مسئلہ بتائیں جہاں پر صحابہ کرام نے سوال کیا ہو اور اُن کو سمجھ نہ آئی ہو؟

اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہے جیسا کہ اللہ کے شایان شان ہے کسی صحابی نے سوال کیا کہ کیسے مستوی ہے ہم کیسے مان لیں؟ سمت لازم آتی ہے اور سمت مخلوق کے لیے ہوتی ہے پھر جسم کا لازم ہونا ہے؟ یہ سوال وہ سوال کہاں ہے صحابہ کرام نے سوال کیوں نہیں کیے؟! اس لیے کہ وہ جانتے تھے کہ عرش پر مستوی ہونے سے لازمی نہیں ہے سمت کا ہونا یا جسم کا ہونا (جیسا کہ اہل بدعت نے سوچا ہے)۔

شیخ صاحب (حفظہ اللہ) فرماتے ہیں:

"فهم أعرف الخلق بسنة النبي صلى الله عليه وسلم" (اور یہ بھی وجہ ہے (ایک تو علم براہ راست حاصل کیا عقائد کے اصول کا اور عبادات کا اور اس کے ساتھ ساتھ))"أعرف الخلق بسنة النبي صلى الله عليه وسلم" سب سے زیادہ سنت سے واقفیت اور علم (کس کا ہے؟) صحابہ کرام کا ہی ہے کہ سنت ہوتی کیا ہے)"وأتبع لها ممن جاء بعدهم" (اور سب سے زیادہ اتباع کرنے والے ان کے بعد میں آنے والوں میں سے)۔ بعد میں آنے والے تابعین اور اتباع التابعین سب نے سنت کی اتباع کی ہے کہ نہیں کی لیکن سب سے زیادہ جو اتباع کرنے والے ہیں کون ہیں سنت کے؟ صحابہ کرام ہیں۔"

وأهل السنة أيضاً هم"(اور أہل السنۃ صحابہ کرام کے ساتھ ساتھ) کون ہیں؟"هم التابعون لهم بإحسان"(صحابہ کرام کی اتباع کرنے والے احسان کے ساتھ)۔

صحابہ کرام پر اتنی لمبی گفتگو کیوں کی؟ تاکہ پتہ چلے کہ صحابہ کرام کا مقام کیا ہے اگر صحابہ نہیں ہیں تو نہ سنت ہے اور نہ اتباع ہے کچھ باقی نہیں ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امت کے بیچ کا جو ایک ذریعہ ہے آپ اس کو توڑ دیں گے ختم کر دیں گے تو ایک بہت بڑا خلاء پیدا ہو جائے گا اسے پُر کون کر سکتا ہے پوری کائنات میں؟ صحابہ ہی ہیں نا اگر صحابہ کو نکال دیں کوئی اسے پُر سکتا ہے؟ پھر تو پورا دین گیا نا!

ہمیں قرآن مجید اور احادیث کہاں سے ملی ہیں؟ کس نے ہمیں یہ کہا کہ یہ قرآن قرآن ہے؟ صحابہ کرام سے ہی تو ملا ہے نا ہمیں۔

اگر حدیث بغیر صحابہ کے جیسا کہ رافضی کہتے ہیں کہ ہماری اپنی احادیث ہیں اور ہمارے اپنے راوی ہیں صحابہ کرام کو نکال دیتے ہیں مرتد قرار دے دیتے ہیں تو پھر دین کیا بچتا ہے مجھے بتائیں؟! اس لیے پھر اُن کو لازمی کہنا پڑا کہ قرآن مجید جو موجود ہے یہ بھی تحریف شدہ ہے۔ ورنہ پھر پکڑ ہوتی نا! جب ہماری احادیث غلط ہیں تو پھر قرآن مجید بھی تو وہیں سے آیا ہے نا، تو انہیں لازماً کہنا پڑا کہ مصحف حفصہ اور ہے، مصحف فاطمہ اور ہے(إنا لله وإنا إليه راجعون)۔

الغرض، شیخ صاحب(حفظہ اللہ) فرماتے ہیں"وأهل السنة أيضا هم هم التابعون لهم بإحسان"جو صحابہ کرام کی اتباع کرنے والے ہیں احسان کے ساتھ یہ کون ہیں؟"التابعین واتباع التابعین ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين"(جنہوں نے براہ راست صحابہ کرام سے علم حاصل کیا تابعین ہیں، جنہوں نے تابعین سے براہ راست علم حاصل کیا وہ اتباع التابعین ہیں اور ہر وہ شخص جو ان کی اتباع کرنے والا ہے تاقیامت بشرطیکہ احسان کے ساتھ)۔ احسان کے ساتھ کیوں؟ یعنی اپنی خواہش نفس باقی نہیں ہے میری من مانی نہیں چلے گی۔

احسان پرفیکشن(perfection)ہے پرفیکشن کوالٹی کا انتہا درجہ ہے، صرف quantitatively نہیں qualitatively بھی جو منہج اختیار کیا ہے سلفیت کا کہ صحابہ کرام کے راستے کو اپنانا ہے کیونکہ انہوں نے براہ راست سمجھا ہے قرآن اور صحیح حدیث کو میرا بھی راستہ وہی ہے تو پھر یہ نہیں کہ صرف نماز میں یا زکوۃ میں یا حج میں،

نہیں نہیں! سب سے پہلے عقیدے میں اور پھر منہج میں، عبادات میں، اخلاق میں سیاست میں ہر اعتبار سے، اسے کہتے ہیں اتباع بإحسان۔

"المقتفون أثرهم" (جو ان کے راستے کی پیروی کرنے والے ہیں ان کے راستے کی اقتداء کرنے والے ہیں ان کے پیچھے چلنے والے ہیں) "في كل عصر ومصر" (ہر زمانے اور ہر جگہ میں)۔ "عصر" (زمانہ) "مصر" (جگہ)، اس سے مراد ملک مصر نہیں ہے مصر جگہ کو شہر کو بھی کہتے ہیں اور ملک کو بھی کہتے ہیں۔ "وعلى رأسهم" (اور ان کے سر فہرست سب سے اوپر) "أهل الحديث والأثر" (اہل حدیث اور أثر جو ہیں (یہی وہ لوگ ہیں جو صحابہ کرام کی احسان کے ساتھ اتباع کرنے والے ہیں))۔

شیخ صاحب (حفظہ اللہ) فرماتے ہیں "ولما كان هذا اللقب أهل السنة يطلق على أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ومن اتبعهم على ما كانوا عليه من الهدي" (اور جب یہ لقب أہل سنت کا اطلاق صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم أجمعین) پر ہوا اور ان کے بعد میں آنے والے ان کی اتباع کرنے والے جو ہدایت پر تھے) "تنازعت الطوائف هذا اللقب" (جو دوسرے گروہ تھے وہ بھی تنازع میں پڑ گئے انہوں نے کہا کہ یہ لقب ہمارا ہے)۔

اب سب نے کہا کہ ہم سنّی ہیں ہم اہل سنت میں سے ہیں۔ نام اچھا ہے نا أہل السنۃ والجماعۃ (وہ لوگ جو جمع ہوئے اس سنت پر)۔ یعنی جن کا اوڑھنا بچھونا سنت ہے جن کا وقت ہمیشہ سنت کے ساتھ گزرتا ہے، سنت کا اہتمام کرنے والے ہیں۔ جب اتنا خوبصورت لفظ اور لقب ہے تو جتنے بھی گروہ تھے اہل قبلہ میں سے سب نے کہا کہ میں سنّی ہوں، اس نے کہا میں سنّی ہوں، اس نے کہا میں سنّی ہوں، اس نے کہا میری جماعت ہے، اس نے کہا نہیں! تمہاری نہیں میری جماعت ہے، آپس میں تنازع ہوا۔

شیخ صاحب (حفظہ اللہ) فرماتے ہیں:

"ولكن العبرة بالحقائق وليست بالدعاوي" (تو عبرت ہمیشہ حقیقت کی بنیاد پر ہوتی ہے نا دعوے کی بنیاد پر تو نہیں ہوتی نا (دعویٰ تو ہر بندہ کرتا ہے لیکن حقیقت دعوے سے بالکل برعکس ہوتی ہے، حقیقت حقیقت ہے اور دعویٰ دعویٰ ہے)) "وإنه لما نشأت البدع في الإسلام" (اور جب بدعتیوں کا جنم ہوا اسلام میں) "وتعددت فرق الضلال" (اور گمراہ

فرقے متعدد ہوئے)'' وأخذ كل يدعو إلى بدعته وهواه ''(اور ہر گروہ ان میں سے اپنی بدعت کی طرف اور خواہش نفس کی طرف دعوت دیتا رہا)'' مع انتسابهم في الظاهر إلى الإسلام ''(اور ظاہراً وہ اپنی اسلام کی طرف نسبت (منسوب بھی کرتے)'' كان لا بد لأهل الحق أن يعرفوا بأسماء تميزهم عن أهل الإبتداع والإنحراف في العقيدة ''(اب لازمی ہو گیا اہل حق کے لیے کہ ایسے ناموں سے ان کی تمیز ہو علیحدگی ہو اور وہ لوگ نمایاں ہو جائیں ان کی پہچان ہو جائے)'' عن أهل الإبتداع والإنحراف في العقيدة ''کن سے نمایاں ہو جائیں ان کی پہچان الگ ہو جائے کن سے؟'' أهل الإبتداع والإنحراف في العقيدة ''(جو بدعتی ہیں جن کے عقیدے میں انحراف ہے)۔انحراف راہ راست سے ہٹ جانے کو کہتے ہیں منحرف وہ ہے جو راہ راست سے ہٹا ہوا ہے۔'' فظهرت حينئذ أسماؤهم الشرعية ''(اور تب اس وجہ سے جب اہل بدعت نے بھی اس نام کو اختیار کرنا شروع کیا (اپنی بدعت کی طرف بھی بلاتے رہے اس نام پر (سنت کے نام پر))۔

بدعتی لوگ بلاتے رہے جیسا کہ آج بھی آپ دیکھتے ہیں کہ سنّی ہیں قبر کا طواف بھی کرتے ہیں نام کیا ہے؟ سنّی ہے۔ جشن میلاد النبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مناتے ہیں نام کیا ہے؟ سنّی ہے۔تو کیا یہ وہی اہل سنت ہیں؟ ہر گز نہیں! یہ نام کے سنّی ہیں کام کے سنّی نہیں ہیں، کام کے سنّی وہ ہیں جو صحابہ کرام کے راستے کو اپناتے ہیں۔ صحابہ کرام نے کبھی بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر کا طواف کیا ایک مرتبہ؟ نہیں کیا، وہ جانتے تھے کہ یہ جائز نہیں ہے یہ اللہ تعالیٰ کا حق ہے اللہ تعالیٰ کے گھر کا حق ہے۔ کبھی جشن میلاد النبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) منایا زندگی میں ایک مرتبہ منایا؟ نہیں منایا۔

تو صحابہ کرام کی اتباع باحسان یہ سنّی کرنے والے ہیں نام کے یا وہ سنّی کرنے والے ہیں جو قبر کا طواف اور جشن میلاد النبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے خلاف باتیں کرتے ہیں اور ان بدعات کی مذمت کرتے ہیں؟ تو ایک نام کے سنّی ہیں اور ایک کام کے حقیقتاً سنّی ہیں۔

شیخ صاحب (حفظہ اللہ) فرماتے ہیں تو لازمی تھا اہل سنت کے لیے کوئی ایسے نئے نام ہوتے اُن کے جن سے علیحدگی اختیار کر لیتے ان کی پہچان بھی الگ ہو جاتی اور تمیز ہو جاتی ان کی ان اہل بدعت سے جن کے عقیدے میں انحراف ہے۔''
فظهرت حينئذ أسماؤهم الشرعية المستمدة من الإسلام ''(تب اس وقت ان کے نام جو ہیں (اہل اسلام میں سے جو ان کے

نام ہیں) وہ الگ ہوئے اور یہ نام اہل سنت والجماعت جو شرعی نام ہیں (یعنی اس کے دلائل موجود ہیں قرآن اور سنت میں))۔ کون سے نام ہیں؟ "فمن أسمائهم" (ان کے ناموں میں سے) "أهل السنة والجماعة" (یہ معروف ہے) "الفرقة الناجية" (ایک نیا نام آیا ہے) "الطائفة المنصورة، أهل الحديث والأثر، السّلفيون"۔

کتنے نام ہیں؟ (۱) أهل السنة والجماعة۔ (۲) الفرقة الناجية۔ (۳) الطائفة المنصورة۔ (۴) أهل الحديث والأثر۔ (۵) السّلفيون۔ (اگر اہل الحدیث والأثر الگ الگ کر دیں تب چھ ہو جاتے ہیں تو یہ مختلف نام ہیں اہل سنت والجماعت کے)۔

"والمتأمل في أسمائهم" (اور جو تامل اور گہرائی کی نظر سے دیکھتا ہے اُن کے ناموں میں) "يظهر له أنها كلها تدل على الإسلام" (تو بالکل واضح ہو جاتی ہے یہ بات کہ ان سارے ناموں میں ایک یکسانیت ہے (کیا ہے؟) اسلام ہے)۔ سب اسلام پر صحیح اسلام پر قائم ہیں یہ نہیں کہ الفرقۃ الناجیۃ کا کوئی اور مذہب اور دین ہے اور الطائفۃ المنصورۃ کا کوئی اور مذہب اور دین ہے، نہیں! سب representative ہیں صحیح اسلام کے۔

"فبعضها ثابت له بالنص" (یہ بعض نام نص سے ثابت ہیں) "والبعض حصل له بسبب تحقيقهم للإسلام تحقيقا صحيحا" یہ بعض نام نص (یعنی قرآن یا صحیح حدیث) میں موجود ہیں۔ نص کسے کہتے ہیں؟ دلیل کو کہتے ہیں، یہ نام آپ کو ملے گا نص میں یعنی حدیث میں۔ "والبعض" (اور بعض کا نام (یہ نام جو ہے)) "حصل له بسبب تحقيقهم للإسلام تحقيقا صحيحا" (کیونکہ صحیح تحقیق اسلام کی کی ہے اس وجہ سے ان کا یہ نام لیا گیا ہے) "وهي تخالف مسميات أهل البدع وألقابهم" (اور یہ نام، القاب جو ہیں اہل بدعت کے ناموں اور القابوں سے بالکل مخالفت رکھتے ہیں اُن سے الگ ہیں)۔

"فأسماء أهل البدع وألقابهم" اب شیخ صاحب (حفظہ اللہ) بیان فرما رہے ہیں کہ اہل سنت والجماعت کے نام کے دلائل ابھی آگے بتائیں گے لیکن اس سے پہلے اہل سنت والجماعت کے جو نام بتائے گئے ہیں ان کے دلائل بیان کریں آپ یہ دیکھیں کہ اہل بدعت کے نام اور القاب کیسے وجود میں آئے۔ ہم کہتے ہیں کہ یہ جتنے بھی نام ہم نے بتائے ہیں یہ شرعی نام ہیں، اہل بدعت کے نام جو ہیں وہ کیسے رکھے گئے ہیں اور کیوں شرعی نہیں ہیں آیئے دیکھتے ہیں۔

شیخ صاحب (حفظہ اللہ) فرماتے ہیں "فأسماء أهل البدع وألقابهم إما ترجع إلى الإنتساب لأشخاص" اہل بدعت کے نام اور القاب رکھنے کی وجہ:

1-"إما ترجع إلى الإنتساب لأشخاص"(نسبت کسی شخص کی طرف ہوتی ہے)"كالجهمية"(جیسا کہ جہمی ہیں)"نسبة إلى الجهم بن صفوان"((جہمی کون ہیں؟)وہ لوگ ہیں جو جہم بن صفوان کی تقلید کرنے والے ہیں)"والزيدية نسبة إلى زيد بن علي بن الحسين"(سیدنا زید بن علی بن حسین (رضی اللہ عنہم) کی طرف جو نسبت کرتے ہیں انہیں زیدیہ کہتے ہیں)"والكلابية نسبة إلى عبد الله بن كلاب"(عبداللہ بن سعید بن کلاب جو ہے اس کی نسبت جس گروہ کی ہے اسے کہتے ہیں کلابیہ)"والكرامية"(جو کرامی ہیں)"نسبة إلى محمد بن كرام"(محمد بن کرام کی طرف جو منسوب ہیں انہیں کہتے ہیں کرامیۃ)"والأشعرية نسبة إلى أبي الحسن الأشعري (رحمة الله عليه)"۔

تو یہ جتنے بھی نام ہیں کیوں رکھے گئے ہیں کوئی نص ہے؟ کوئی شرعی وجہ ہے کوئی شرعی دلیل ہے؟ نہیں۔ایک شخص نے آکر اپنا نظریہ پیش کیا بعض لوگوں نے پسند کیا، پسند کرنے والوں نے اپنا نام اپنا ٹائٹل اس شخص کی طرف منسوب کیا جس نے نظریہ پیش کیا(سمپل سی بات ہے)۔

2-دوسری وجہ یا دوسرا سبب نام رکھنے کا"وإما إلى ألقاب مشتقة من أصل بدعهم"(دوسرا طریقہ نام رکھنے کا ایسے القاب جو ان کی بدعت کی اصل سے مشتق ہے لیا گیا ہے)۔مشتق یعنی اس بدعت سے لیا گیا ہے جو بدعت انہوں نے ایجاد کی ہے اسی سے لیا گیا ہے ۔"كالرافضة"(اب رافضہ لفظ ہے)۔ رافضہ کہاں سے آیا ہے؟"لرفضهم زيد بن علي"،رفض کہتے ہیں انکار کرنے والے کو چھوڑنے والے ،دھتکارنے والے کو۔کس چیز کا انکار کیا؟انہوں نے سیدنا زید بن علی کا انکار کیا۔

ایک گروہ گیا تھا روافض کا شیعوں کا جو اہل بیت کی تعظیم کرتے تھے اور حقیقتاً جاہل تھے۔اہل بیت کی تعظیم ان سے محبت کی وجہ سے نہیں کرتے یاد رکھیں بلکہ صحابہ کرام کے بغض کی وجہ سے ان سے محبت کرتے یا ان کی تعظیم کرتے دلی محبت نہیں ہوتی، تو بیلنس ہونا چاہیے ناورنہ لوگ کہیں گے کہ کیسا مسلمان ہے یہ۔تو حقیقتاً بغض معاویہ حُب علی نہیں ہے یہ اصل بات ہے جیسا کہ آپ عام سنتے ہیں۔

تو ایک گروہ گیا سیدنا زید بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب (سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے پوتے زید)۔سیدنا علی زین العابدین ہیں بن الحسین، یہ وہ تابعی ہیں جو جنگ کربلا میں واحد زندہ بچے تھے علی بن الحسین، اب ان کا بیٹا زید بن

علی بن الحسین ہے۔ تو روافض کا گروہ گیا شیعوں کا اور کہا کہ آپ ابو بکر صدیق اور عمر فاروق (رضی اللہ عنہما) کو برا بھلا کہیں ۔ انہوں نے کہا کہ یہ میرے نانا کے وزیر ہیں دونوں میں کیسے انہیں بُرا بھلا کہہ سکتا ہوں انہیں" وزيرا جدي" آپ یہ کیسی بات کر رہے ہیں؟! تو انہوں نے اس دن سے کہا" رفضنا زيد" اس لیے ان کو رافضۃ کہا گیا ہے کہ رفض کیا اور ان کی بات کا انکار کیا دھتکارا جو انہوں نے نصیحت کی اس نصیحت کو نہ مانا رفض کیا۔

"أو لرفضهم إمامة الشيخين" (یا دوسری وجہ رفض کی رافضۃ نام رکھنے کی کہ دونوں شیخین (کون ہیں؟ سیدنا ابو بکر صدیق اور سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما) کی امامت کا انکار کیا رفض کیا)۔ تو کیا نام رکھا گیا؟ روافض۔ بدعت ہے کہ نہیں؟ تو یہ نام کہاں سے لیا گیا بدعت سے اشتقاق ہے کہ نہیں؟ رفض سے روافض۔

"والنواصب" اب نواصب ایک نیا لفظ ہے یہ بھی بدعتی ہیں۔ نواصب کون ہیں؟" لنصبهم العداء لأهل البيت" (جب روافض وجود میں آئے تو ان کی ضد میں دوسری طرف جو ہے شدت اختیار کر گئے نواصب جو اہل بیت کو بُرا بھلا کہتے تھے)۔

روافض صحابہ کرام کو بُرا بھلا کہتے تھے گالیاں دیتے تھے اس کے برعکس ایک اور گروہ نکلا نواصب کا جو اہل بیت کو بُرا بھلا کہتے تھے اُن کی ضد میں یہ بھی بدعتی ہیں یہ بھی بدعتی ہیں۔ اہل بیت بھی ہماری سر آنکھوں پر ہے اہل سنت والجماعت میں وہ بھی شامل ہیں جو اہل بیت ہیں جو امام ہیں جن کو روافض اپنا امام بناتے ہیں سب جھوٹ ہے۔ ان کے اقوال دیکھیں اہل سنت والجماعت میں وہ بھی شامل ہیں اور وہ امت کے امام ہیں اور وہ ہمارے امام ہیں ہمارے علماء ہیں۔ یہ اپنی اپنی خواہش نفس کے مطابق ان سے کوئی فتاویٰ نقل کرتے ہیں جن کی کوئی سند کوئی دلیل ہی نہیں ہے۔

میں نے ایک مرتبہ بتایا تھا کہ اصول کافی میں گدھے کی روایت بھی ہے۔ جب صحابہ کرام کی روایات کو دھتکارا اور چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ نے کیسے یعنی ان کی اس گمراہی کو بیان کرتے ہوئے سزا دی ان کو! کہ سیدنا نوح علیہ الصلاۃ والسلام کا جو گدھا تھا سیدنا نوح علیہ الصلاۃ والسلام کے زمانے میں اس گدھے کی اولاد کی اولاد کی اولاد وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گدھا تھا تو اس گدھے نے کہہ دیا تھا کہ اس گدھے کی پیٹھ میں سے ایک ایسا گدھا آئے گا جس پر سواری آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کریں گے۔

اب یہ روایت موجود ہے اب یہ روایت کس نے کہی؟ گدھے نے روایت کی ہے، اُس گدھے نے اپنے باپ سے اُس نے اپنے باپ سے اُس نے اپنے باپ سے اُس نے اپنے باپ سے سنا (سبحان اللہ)۔ پھر بھی لوگوں کو عقل نہیں آتی! یعنی

صحابہ کرام روایت کے لائق نہیں ہیں، اہل سنت کی روایت صحیح بخاری کی روایت ساری کی ساری من گھڑت ہیں۔ سزا کیسی ملی؟اور اصول کافی اُن کے نزدیک جیسی کہ ہمارے نزدیک صحیح بخاری ہے(إنا للہ وإنا إلیہ راجعون)۔

شیخ صاحب (حفظہ اللہ) فرماتے ہیں "والنواصب لنصبهم العداء لأهل البيت"((کسی چیز کی تاڑ میں رہنا، نصب کرنا، تکلیف پہنچانے کے لیے توان کو نواصب کہا گیا ہے)تو یہ بدعت جو اہل بیت کے لیے جو نصب کرنا ہے اُن کے لیے بغض و نفرت رکھنا ہے عداوت رکھنی ہے ہر تکلیف دینے کی کوشش کرنی ہے یہ سب نصب کے معنی میں آتا ہے تو ان کو نواصب کہا گیا ہے)۔ یہ نام کس چیز سے لیا گیا ہے؟اس بدعت سے (نصب کی بدعت سے)۔

"والقدرية" اب قدریہ بھی ایک گروہ ہے بدعتی ہے قدریہ کیوں کہا گیا ہے؟ "لكلامهم في القدر"(کیونکہ یہ تقدیر کے منکر ہیں تقدیر میں کلام کیا ہے تقدیر میں غلطی کی ہے تقدیر کے معاملے میں)۔ تو تقدیر کے معاملے میں غلطی کرنے والے کو کیا کہتے ہیں؟قدریہ میں سے ہے۔

"والصوفية" صوفی بھی آگئے، کیوں کہا گیا ہے شیخ صاحب (حفظہ اللہ) فرماتے ہیں "للبسهم الصوف"(صوف کہتے ہیں اُون کے کپڑے کو تو وہ پہننا شروع کیا)۔

اگرچہ صوفیوں کی تعریف آج تک کوئی کر نہ سکا، صوفیوں کو بھی نہیں پتہ کہ صوفی لفظ آیا کہاں سے ہے۔ کوئی کہتا ہے صفاء سے ہے صفاء یعنی پاکیزگی سے، وہ لوگ جو اپنے آپ کو پاکیزہ کرنا چاہتے ہیں دنیا سے بیزاری کا اظہار کر کے دین میں آنا چاہتے ہیں اور مکمل اپنے آپ کو پاک کرنا چاہتے ہیں تو صفاء سے صوفی ہے۔ بعض نے کہا نہیں، اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا اُنہوں نے دنیا سے بیزاری ظاہر کرتے ہوئے اُون کے کپڑے پہنے باقی ساری دنیا کی لذتوں کو چھوڑ دیا اس لیے صوف سے صوفی، صوف اُون کو کہتے ہیں تو صوفی کہا گیا۔

الغرض، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان کے نام کی کوئی تاریخ نہیں ہے۔ عجب بات دیکھیں! یہ کہاں سے نام شروع ہوا کس نے نام شروع کیا، نام رکھنے کی بنیاد کیا ہے، تو مختلف اقوال ہیں ایک قول نہیں ہے۔

تو یہاں پر شیخ صاحب (حفظہ اللہ) فرماتے ہیں کہ ایک چیز ہے "للبسهم الصوف" کہ صوف پہننا صرف صوف کا کپڑا پہننا اور دنیا سے بالکل بیزاری اختیار کرنا یہ کہاں کا انصاف ہے بھئی؟! ہاں اگر آپ کے پاس کپڑے نہیں ہیں صرف یہ ہے تو

پہنو۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو پیسہ بھی دیا ہے چالیس سال ایک بادام پر گزارا کرنا یہ کیا زندگی ہے بھئی؟! ہاں اگر بھوکے پیاسے ہو تمہارے پاس ایک گودام ہے باداموں کا اور کچھ بھی نہیں ہے اور دنیا سے منقطع ہو کچھ کھانے کی چیز بھی تمہارے پاس نہیں ہے تب تو کہا جاسکتا ہے بھئی کھاؤ بادام تمہارے پاس کچھ بھی نہیں ہے لیکن پوری دنیا آپ کے پاس ہے پیسہ بھی ہے مال بھی ہے کھانے پینے کی اشیاء بھی ہیں سب کچھ ہے لیکن صرف ایک بادام پر گزارا کرنا ہے یہ کیا ہے! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے کیا کرتے تھے؟! صحابہ کرام ایسے کیا کرتے تھے؟! تو یہ تصوف کی بدعت ہے "والصوفية للبسهم الصوف"۔

"والباطنية" ایک اور گروہ ہے۔ لفظ باطنیہ کہاں سے لیا گیا ہے؟ باطن سے (چھپے ہوئے سے)۔ "لزعمهم أن للنصوص ظاهرا وباطنا" (باطنیہ کہتے ہیں کہ نصوص جو ہیں (قرآن اور سنت جو ہے) اس کا ظاہر معنی ہے اور باطن معنی بھی ہے (مختلف ہیں دو ہیں)۔

تو ظاہراً نماز لوگ پڑھتے ہیں جو نماز ہے باطن نماز کا معنی اور ہے اللہ کا ذکر ہی نماز ہے بس، ﴿وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ﴾ (طہ:14) جس نے اللہ تعالیٰ کا ذکر دل میں کر لیا اس نے نماز پڑھ لی۔ تو دو رکعت فجر کی نماز میں پڑھنے کیا کیا ضرورت ہے بھئی کیوں پڑھتے ہو؟! وہ لوگ پڑھیں جو ابھی کچے ہیں جو ظاہر کو دیکھنے والے ہیں، جو پہنچے ہوئے لوگ ہیں نا (پہنچے ہوئے لوگ اللہ کے اولیاء، کبار اولیاء بڑے اولیاء ہیں) وہ صرف دل سے ذکر کرتے ہیں نماز ان کی ہو جاتی ہے، بس یوں کہہ دیں اللہ ھو دو مرتبہ نماز ہو گئی! (إنا للہ وإنا إلیہ راجعون)۔

تو یہ بھی باطنیوں میں سے ہیں نا اصلی باطنی فرقہ روافض کا فرقہ ہے، اصل باطنی اسمٰعیلی باطنی یہ سارے وہی ہیں یہ ان ہی روافض سے نکلے ہوئے ہیں لیکن بعض بریلوی بھی اور صوفی بھی یہی راستہ اختیار کر چکے ہیں۔

"والمرجئة" مرجئہ لفظ اب کہاں سے آیا ہے کسی شخص کے نام کی طرف نسبت ہے یا کسی بدعت کی طرف نسبت ہے؟ "لإرجائهم الأعمال عن مسمى الإيمان" ارجاء کہتے ہیں پیچھے کرنے کو۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿وَاَرْسِلْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ﴾ (الاعراف:111) جب سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے اور ان کے ساتھ سیدنا ہارون علیہ الصلاۃ والسلام کو بھیجا ہے اور جب وقت آیا

جادوگروں کے ساتھ مقابلے کا تو کیا کہا فرعون کے ساتھیوں نے ؟ کہ ان کو تاخیر کر دیں پیچھے کر دیں ﴿ الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴾ (جب تک لوگ اکٹھے نہیں ہوتے ایک خاص دن میں)۔

تو اس تاخیر کو اس پیچھے کرنے کو جو ہے ارجاء کہا گیا ہے، اور عربی زبان میں ارجاء کہتے ہیں کسی چیز کو پیچھے کر دینا یا ہٹا دینے کو کہتے ہیں۔

ارجاء کی بدعت کیا ہے؟ کہ عمل کو ایمان سے مؤخر کر دینا پیچھے کر دینا (یعنی عمل کا ایمان سے تعلق ہی نہیں ہے) تو اس لفظ ارجاء سے مرجئہ کا گروہ آیا ہے۔ تو مرجئہ نام جو ہے کسی شخص کی طرف نسبت ہے یا کسی بدعت کی طرف نسبت ہے؟ بدعت کی طرف نسبت ہے۔ کیا بدعت ہے؟ عمل کو ایمان سے خارج کر دینا یا مؤخر کرنا یا پیچھے کرنا۔

3- تیسری وجہ "وإما أن هذه الألقاب ترجع إلى سبب خروج من تسمى بها عن عقيدة المسلمين وجماعتهم" (یہ جو لقب ہے مسلمانوں کے عقیدے سے ان کے اصول سے خارج ہونے کی وجہ سے بھی نام رکھے گئے ہیں بعض بدعتیوں کے) "كالخوارج" (جیسا کہ خوارج ہیں)۔ کیوں؟ "لخروجهم على أمير المؤمنين علي بن أبي طالب رضي الله عنه" ((کیونکہ وہ خارج ہوئے کس پر؟) سیدنا علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہ) پر خارج ہوئے)۔

جو مسلمانوں کی جماعت کے خلاف نکلتے ہیں یا مسلمانوں کے عقیدے کے خلاف نکلتے ہیں، اُن کا عقیدہ اُن کے عقیدے سے بالکل ہٹ کر ہوتا ہے تو خوارج کہا گیا ہے۔

"والمعتزلة" (اعتزال)۔ یہ معتزلہ کیوں ہیں؟ "لاعتزال رئيسهم واصل بن عطاء مجلس الحسن البصري" (کیونکہ ان کا جو سردار ہے واصل بن عطاء نے اعتزال کیا یعنی چھوڑ دیا ہٹ گئے برأت کا اظہار کیا (اعتزال کا معنیٰ اس کے اندر گھومتا رہتا ہے)۔ کس کا اعتزال کس سے دوری اختیار کی؟ "مجلس الحسن البصري"۔

امام حسن البصری رحمۃ اللہ علیہ مشہور تابعی ہیں امت کے اماموں میں سے علماء میں سے ہیں اور واصل بن عطاء شاگرد تھا ایک مسئلہ بیچ میں آ گیا کسی نے سوال کیا کہ کبیرہ گناہ کرنے والا شخص مومن ہے یا کافر ہے؟ اب استاد کے سامنے شاگرد کی جرأت دیکھیں شاگرد بول پڑا استاد کو بولنے کا موقع بھی نہیں دیا اور کاش کہ صحیح جواب دیتا اگر جلد بازی بھی کی استاد

کے سامنے صحیح جواب تو دیتا کاش ! جواب غلط دیا۔ اچھا کاش سمجھ لیتا بعد میں نصیحت استاد کی امام کی ! تب بھی نہیں۔ تو واصل بن عطاء کہتا ہے نہ مومن ہے نہ کافر ہے بیچ کے درجے میں کہیں پر ہے۔

امام حسن البصری رحمۃاللہ علیہ نے سمجھایا اور کہا" اعتزلنا واصل "۔اور اسی مسجد میں ایک پلر کے قریب جا کر بیٹھ گئے اور اُس کے ہم نوالے ہم پیالے آہستہ آہستہ اس کے ساتھ بیٹھنے لگے اور پھر الگ سے ایک گروہ وجود میں آیا جس کو کہتے ہیں المعتزلہ،ابتداء یہاں سے تھی۔

علماء سے دوری علماء کی نصیحت کو نہ ماننا اپنے آپ کو عالم ٹھہرانا اپنی غلطی کا اقرار نہ کرنا، نصیحت کے باوجود بھی ہٹ دھرمی سے کام لینا یہ ساری نشانیاں ہیں ان معتزلہ کی جو کل بھی موجود تھے جو آج بھی موجود ہیں بعض لوگوں میں (اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے (آمین))۔

"اعتزلنا واصل "یہ بات درست ہے امام حسن البصری رحمۃاللہ علیہ نے کہا کہ واصل ہمیں چھوڑ گیا اور حقیقتاً چھوڑ واصل ہی گیا تھا۔یعنی واصل چھوڑ گیا تھا الگ سے چلا گیا تب حسن البصری نے فرمایا کہ "اعتزلنا واصل "واصل ہمیں چھوڑ گیا پھر یہ لقب یہ نام وجود میں آیا۔

(تو میری سبق لسانی کی وجہ سے میں نے کہا "اعتزلنا حسن ")۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (10: کن سلفیاًعلی الجادۃ) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست نہیں کیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔